ماڈیول نمبر3 — **سبق نمبر 16: ہستی اپنی حباب کی سی ہے**

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/ صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
16	ہستی اپنی حباب کی سی ہے (غزل: میر تقی میرؔ)	• نئے الفاظ سیکھنا اور محاوروں کو استعمال کرنا	• اشعار کو ان کے آہنگ کے مطابق پڑھنا	• اشعار سمجھ کر بعد ان کی تشریح کرنا اور تحسین کرنا	• میر تقی میرؔ • تکرارِ لفظی • تشبیہ	• غزل سرائی • بیت بازی

شاعر کے بارے میں

- میر تقی میرؔ اگست 1723 کو اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ میرؔ کے والد علی متقی خدا پرست بزرگ تھے۔ جنھوں نے بچپن ہی سے میر کو خدا اور اس کے بندوں سے محبت کی تعلیم دی تھی۔ میرؔ کی زندگی بڑی مشکلوں اور پریشانیوں میں گزری۔ میر مجبور ہوکر دہلی آگئے اور پھر لکھنؤ چلے گئے۔ ستمبر 1810 میں لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔
- میرؔ نے غزل کو ایک بلند مقام عطا کیا۔ میرؔ کی شاعری میں جذبات و احساسات کا بیان سیدھے سادے انداز اور آسان زبان میں ہے۔ ان کی شاعری میں بے پناہ تاثیر ہے۔ میرؔ کی غزل میں زندگی کے دکھ درد، سیاسی و سماجی تبدیلیوں اور زندگی کے فلسفے کا بیان بہت خوبصورت انداز میں ہے۔
- میرؔ کے کلام میں خوبصورت ترکیبیں، محاورات اور روزمرہ کا استعمال فطری انداز میں ہے۔
- میرؔ کو ''خدائے سخن'' اور ''شہنشاہِ غزل'' کہا جاتا ہے۔

اشعار کا مفہوم

- ہستی اپنی حباب کی سی ہے   یہ نمائش سرا کی سی ہے

اس مطلع میں شاعر، انسان کی زندگی کی حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ انسان کی زندگی پانی کے بلبلے کی طرح پل بھر کی ہے۔ نہ جانے کب موت آجائے اور یہ دنیا بھی ایک سراب یعنی دھوکے کی طرح ہے۔

- نازکی اس کے لب کی کیا کہیے   پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں شاعر نے محبوب کے ہونٹوں کی تعریف کرتے ہوئے انھیں گلاب کی پنکھڑی جیسا بتایا ہے۔ جس طرح گلاب کا پھول خوبصورت اور نازک ہوتا ہے، اسی طرح محبوب کے ہونٹ بھی گلاب کی پنکھڑی کی طرح نرم و نازک اور گلابی ہیں۔

- بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں   حالت اب اضطراب کی سی ہے

اس شعر میں شاعر محبوب کے دیدار کی تڑپ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ عاشق، محبوب سے ملنے کے لیے بار بار اس کے گھر جاتا ہے، لیکن اس سے ملاقات نہیں ہو پاتی۔ عاشق کی گھبراہٹ اور بے چینی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

- میں جو بولا کہا کہ یہ آواز   اسی خانہ خراب کی سی ہے

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عاشق کی آواز اور اندازِ بیان سے محبوب اس قدر واقف ہو چکا ہے کہ جب عاشق نے اس کے در پر آواز دی تو وہ فوراً

پہچان گیا کہ یہ اسی شخص کی آواز ہے جو میرے عشق میں برباد ہے۔

- میؔر اِن نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے
شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی ادھ کھلی آنکھوں میں وہ نشہ ہے جو شراب میں ہوتا ہے اور ان میں ڈوب کر مدہوشی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

خاص باتیں

- یہ ایک آسان اور چھوٹی بحر کی غزل ہے۔
- غزل میں شاعر نے زندگی کی حقیقت کو، محبوب کی خوبصورتی اور عاشق کی کیفیات کو آسان اور شیریں الفاظ میں سادگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔
- میؔر کو خدائے سخن اور شہنشاہ غزل کہا جاتا ہے۔

سمجھنے کی بات

پوری غزل میں خوبصورت تشبیہات استعمال کی گئی ہیں۔ غزل کی ردیف بھی بہت خوبصورت ہے۔ پوری غزل سہلِ ممتنع کی مثال ہے۔ سہل ممتنع کا شعر وہ ہوتا ہے، جو اس قدر آسان کہ جو خود نثر کی طرح ہو۔

غور کرنے کی باتیں

- مطلع کے شعر میں انسان کی ہستی کو بلبلے سے تشبیہ دے کر زندگی کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔
- ہستی کی تشبیہ حباب سے، نمائش کی تشبیہ سراب سے اور لب کی تشبیہ گلاب کی پنکھڑی سے دی گئی ہے۔
- ایک لفظ کو دو بار استعمال کرنے کو تکرار لفظی کہتے ہیں، جیسے تیسرے شعر میں بار بار۔ تکرارِ لفظی سے بات میں زور پیدا ہوتا ہے۔
- ''خانہ خراب'' محاورہ ہے جس کے معنی ہیں برباد ہونا۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

- صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔
غزل کی ردیف'' کی سی ہے'' معنی ہیں:
(الف) ویسی ہے
(ب) جیسی ہے
(د) کتنی ہے
(ہ) لگتی ہے

2۔ مختصر جواب والا سوال

- غزل میں استعمال ہونے والے قافیے لکھیے۔
- وہ شعر لکھیے جس میں تکرار لفظی ہے۔

3۔ طویل جواب والا سوال

- میؔر کی شاعری میں درد و غم اور مایوسی کی کیا وجہ ہے؟